جائے گا۔ یہ معاہدہ چونکہ دنیا کے دو طاقت ور ترین اور کمزور ترین ممالک کے درمیان طے پایا ہے لہٰذا آرٹیکل (۲۴) میں اس بات کو بہ صراحت شامل کر دیا گیا ہے کہ امریکی افواج کی جانب سے کسی بھی زیادتی، دست اندازی اور ظلم و جبر پر افغانوں کے پاس سوائے صبر و تحمل اور برداشت کے کوئی اور پلیٹ فارم نہیں ہوگا۔ انھیں امریکی افواج کا تابع مہمل بن کر رہنا ہوگا۔ انھیں کسی بھی ظلم و زیادتی کے خلاف دادرسی تو کجا، آواز اٹھانے کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔

زیر بحث معاہدے میں دو ضمیمہ جات بھی شامل ہیں۔ جسے آرٹیکل (۲۳) کے تحت اس معاہدے کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ضمیمہ-۱، ان مقامات سے متعلق ہے جنھیں امریکی افواج استعمال کرسکیں گی ۔ یہ مقامات کابل ، باگرام ، مزار شریف ، ہرات ، قندہار ، شورآب (ہلمند) گردیز، جلال آباد اور شین ڈھنڈ کے علاقوں پر مشتمل ہیں ، جب کہ ضمیمہ ۲، میں آمد و رفت کے مقامات ظاہر کیے گئے ہیں ۔ ان مقامات میں باگرام ائربیس ، کابل انٹرنیشنل ایئرپورٹ، قندہار ایئربیس، شین ڈھنڈ ایئربیس، ہرات انٹرنیشنل ایئرپورٹ ، مزار شریف ایئرپورٹ اور شورآب (ہلمند) کے علاوہ سپین بولدک (قندہار)، طورخم (ننگرہار) تورغنڈی (ہرات) حیرتان (بلخ) اور شیرخان بندر (کندوز) کے زمینی مقامات (سرحدی علاقے) بھی شامل ہیں۔

یہ معاہدہ افغانستان کے لویہ جرگہ میں منظور کیا جاچکا ہے۔ اب صرف صدر کرزئی کے دستخط کی دیر ہے کہ یہ رُوبہ عمل آجائے گا۔ صدر کرزئی شرائط بہتر کرنے کے لیے تاخیر نہیں کر رہے ہیں، بلکہ امریکا سے یہ یقین دہانی حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اگلے صدارتی انتخاب میں ان کے بھائی عبدالقیوم کرزئی کی حمایت کرے۔

مضمون نگار کا ای میل پتا: alamgir_afridi@yahoo.com

اہم گزارش: اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔ (ادارہ)

AN-NISA ISLAMIC INSTITUTE

روایتی مدارس سے مختلف انداز میں جدید طریقوں سے معلمات کی تیاری کے لیے

معروف سکالر ڈاکٹر زیبا وقار وڑائچ کی زیرنگرانی النساء اسلامک انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

کے تحت 2 سالہ Certificate Course میں داخلہ جاری ہے۔

1- تعلیم دین کورس ہفتہ میں 5 دن — 2 سالہ: پیر تا جمعہ صبح 8:00 تا دوپہر 2:00 بجے

نصاب: قرآن: مکمل قرآن کا لفظی ترجمہ، تفسیر (تفہیم القرآن)
صرف ونحو، تجوید، حدیث (بخاری)، آداب زندگی، منتخب حفظ، تربیت وتزکیہ، سیرت النبیؐ، سیرت صحابہ وصحابیات، سوانح عمری، اسلامی تاریخ، فرض نماز کے ساتھ نفل نماز اور روزوں کی تربیت Presentations کے ذریعے دعوت کی تربیت

2- تعلیم القرآن وحدیث کورس ہفتہ میں 3 دن — 2 سالہ: پیر تا بدھ، صبح 8:00 تا دوپہر 2:00 بجے

نصاب: قرآن (لفظی ترجمہ وتفسیر) حدیث (بخاری)

3- گھر بیٹھنے والی خواتین کے لیے CD Classes یا On line Classes Live Stream Classes (Internet)

بالکل مفت ★ پک اینڈ ڈراپ، ہاسٹل میں کھانا اور رہائش ★ نصاب کی کتابیں اور یونیفارم

بمقام: قرآن ہاؤس A-499 ایڈن سٹی، نزد نیو ایئرپورٹ روڈ، لاہور

فون: 042-35695413
موبائل: 0332-4124737، 0336-4508935

ای میل: annisa.institute@hotmail.com ویب www.annisa.com.pk

بہترین کتب

ڈاکٹر محمود احمد غازی

محاضرات قرآنی	400/-
محاضرات سیرت	600/-
محاضرات حدیث	500/-
محاضرات فقہ	500/-
محاضرات شریعت	500/-
محاضرات معیشت وتجارت	500/-

رائے خدا بخش کلیار ایڈووکیٹ

فلسفہ سائنس اور قرآن	350/-
سیرت کا ایک معطر جھونکہ	200/-
آب زم زم (یحییٰ ہمزہ کوشک)	150/-
اسلام میں عبادت کا حقیقی مفہوم	220/-
میری آخری سانس	60/-

فقہ السنہ (محمد عاصم الحداد)	450/-
سفرنامہ ارض القرآن (رنگین)	600/-
بیت اللہ کعبہ شریف (نسیم احمد بن حاجی کرم الدین) (قدیم حرم شریف کی عہد بہ عہد توسیع اور تعمیر) (آرٹ پیپر، رنگین) 20X30 — سیاہ	2500/-
حجاز ریلوے حجازی ترک اور شریف مکہ	250/-

نعیم صدیقیؒ

محسن انسانیت ﷺ	480/-
سید انسانیت ﷺ	150/-
رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ	210/-
نور کی ندیاں رواں (نعتیہ کلام)	600/-
تحریکی شعور	220/-
افشاں (نظموں کا مجموعہ)	125/-
شعلہ خیال بہ اضافہ شعاع روزن	75/-
اقبال کا شعلہ نوا	120/-
شعاع جمال (غزلیں)	130/-
عورت معرض کشمکش میں	250/-
معرکہ دین وسیاست	80/-
انوار وآثار	90/-
تعلیم کا تہذیبی نظریہ	500/-
ٹھنڈی آگ (افسانے)	200/-
تعمیر سیرت کے لوازم	21/-
اپنی اصلاح آپ	21/-
بیمہ زندگی	18/-

الفیصل ناشران و تاجران کتب

Gazni Street Urdu Bazar, Lahore
Phone 37230777 -37231387
www.alfaisalpublisher.com.pk
E-mail alfaisalpublisher@yahoo.com

شام: ظلم و ستم کے ایک ہزار دن

سمیع الحق شیرپاؤ

مارچ ۲۰۱۱ء سے ظالم بشار الاسد کے خلاف شروع ہونے والی عوامی تحریک نے ۸ دسمبر ۲۰۱۳ء کو پورے ایک ہزار دن مکمل کرلیے۔ پونے تین سال سے جاری اس خوں ریزی میں اب تک کم و بیش ڈیڑھ لاکھ افراد شہید ہوچکے ہیں۔ عوام کا مطالبہ صرف یہ تھا کہ بدترین ڈکٹیٹرشپ ختم ہو، عوام کو آزادیاں اور سکھ کا سانس ملے اور پرامن طریقے سے اصلاحات لائی جائیں۔ بدقسمتی سے بشار الاسد نے بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عوام کو قتل اور ملک کو تباہ کرنا شروع کردیا۔ اب تک ۳۰ لاکھ سے زائد لوگ بیرون ملک ہجرت پر مجبور ہوچکے ہیں۔ انسانی حقوق کے عالمی اداروں اور دیگر آزاد ذرائع نے بشار اور اس کی انتظامیہ کو شام میں تمام تر تباہی کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے۔ اقوام متحدہ کے متعلقہ ادارے نے شامی عوام پر ڈھائے جانے والے انسانیت سوز مظالم کو جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف سنگین جرائم قرار دیتے ہوئے بشار اور اس کے قریبی رفقا کو انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کے حوالے کردینے کا عندیہ بھی دیا ہے۔

آبادی کے لحاظ سے شام عرب ممالک میں ساتواں بڑا ملک ہے۔ اس کی ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ کی آبادی کا ۹۰ فی صد عرب، ۸ فی صد کُرد اور باقی دیگر قوموں پر مشتمل ہے۔ ۹۰ فی صد سے زائد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے جن میں غالب اکثریت اہل سنت کی ہے۔ علوی، اسماعیلیہ اور دیگر شیعہ فرقے ۱۰ سے ۱۵ فی صد کے قریب اور باقی مسیحی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ شام افریقہ، ایشیا اور یورپ کے سنگم پر واقع ہے اور اس کی سرحدیں ترکی، لبنان، مقبوضہ فلسطین (اسرائیل)، اُردن اور عراق کے ساتھ ملتی ہیں۔

حکومت کے خلاف مظاہروں کے شروع ہوتے ہی بشار نے اسے طاقت سے کچلنے کا آغاز کر دیا تھا۔ لاٹھی چارج، آنسو گیس اور پکڑ دھکڑ ہی نہیں مظاہرین پر براہِ راست فائرنگ شروع کر دی گئی، بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں سے رہایشی علاقوں کو گھیر لیا گیا، اور پھر جنگی جہازوں، توپوں اور میزائلوں سے بم باری شروع کر دی گئی۔ گھروں، سکولوں، مسجدوں اور ہسپتالوں کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا۔ پوری پوری عمارتوں کو مکینوں سمیت ملیامیٹ کر دیا اور ہر جگہ لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ پورا ملک کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا۔ زیادہ تر شہر خالی ہو گئے اور لوگ پُرامن علاقوں اور پڑوسی ممالک میں پناہ گزین ہو گئے۔ بشار کے مظالم نے پناہ گزین کیمپوں میں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور وہاں بھی بچوں اور خواتین کو میزائلوں اور فضائی حملوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔

ایک موقع پر عرب لیگ نے بھی خواب غفلت سے آنکھیں کھولیں، ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے بشار کو فوری طور پر اقتدار سے ہٹانے اور اختیارات اپنے نائبین کو منتقل کرنے کا مطالبہ کیا اور پھر گہری نیند میں ڈوب گئی۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء اور فروری ۲۰۱۲ء میں یہی مطالبہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں دہرایا گیا لیکن دونوں دفعہ روس اور چین نے ویٹو کا اختیار استعمال کرتے ہوئے اس کی مخالفت کر دی۔ سلامتی کونسل نے بہت تیر مارا تو ۱۴، اپریل ۲۰۱۲ء کو ایک اور قرارداد میں شام کی حکومت سے فوری جنگ بندی اور رہایشی علاقوں کی طرف فوج کشی کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ اقوام متحدہ اور عرب لیگ نے مشترکہ طور پر کوفی عنان کو خصوصی ایلچی بنا کر بھیجا تا کہ بشار حکومت کی جانب سے روا رکھے گئے انسانیت سوز مظالم کو روکے۔ لیکن کوفی عنان کے مختصر دورے کے فوراً بعد نہتے مظاہرین اور بے گناہ شہری ایک دفعہ پھر ٹینکوں، توپوں اور فضائی بم باری کا سامنا کر رہے تھے۔

بشار انتظامیہ کی جانب سے رہایشی علاقوں پر بم باری کی وجہ سے لوگ اپنے علاقے چھوڑ گئے ہیں، زیادہ تر علاقے خالی ہو چکے ہیں۔ شامی پناہ گزین اسرائیل کے علاوہ تمام پڑوسی ممالک میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پڑوسی ممالک کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگوں نے یورپ کا رخ بھی کیا۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے مہاجرین کے مطابق یورپ نے شام سے پناہ لینے کے لیے آنے والوں کا دل کھول کر استقبال نہیں کیا اور صرف ۱۰ یورپی ممالک نے ان کو پناہ دی۔ ان میں جرمنی سرفہرست ہے جس نے ۱۰ ہزار مہاجرین کو پناہ دی ہے۔ سمندری راستوں سے یورپ پہنچنے والے

شامی اس وقت مختلف مسائل کا شکار ہیں۔ بیش تر لوگوں کی رجسٹریشن نہیں ہو رہی اور وہ عملاً قید کی زندگی گزار رہے ہیں۔ شامیوں کی ایک بڑی تعداد مصر میں بھی پناہ لینے کے لیے پہنچی ہوئی ہے۔ تاہم فوجی حکومت کے نامناسب رویے کی وجہ سے ان کی تعداد بہت کم ہے۔ گذشتہ دنوں مصری حکام نے کئی خاندانوں کو مصر سے بے دخل کر دیا تھا۔ مہاجرین کا سب سے زیادہ دباؤ لبنان پر ہے۔ دسمبر ۲۰۱۳ء کے اعداد وشمار کے مطابق اب تک ساڑھے ۸ لاکھ مہاجرین سرحد عبور کر کے لبنان پہنچ چکے ہیں۔ ترکی اور اس سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں شامی مہاجرین کی حالت قدرے بہتر ہے جہاں حکومت کی سرپرستی کے باعث رفاہی اداروں کی رسائی اور امدادی کارروائیاں قدرے آسان ہیں۔

بشار کی وحشیانہ کارروائیوں اور جنگی جہازوں کی بم باری سے ۱۲ لاکھ گھر تباہ ہو چکے ہیں اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے ہیں۔ بڑی تعداد میں لوگ پڑوسی ممالک کے علاوہ ملک کے اندر محفوظ مقامات پر منتقل ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے برائے بحالی مہاجرین کے مطابق اب تک ۶۵ لاکھ افراد اپنے آبائی علاقوں کو چھوڑ کر اندرون ملک نقل مکانی کر چکے ہیں۔ نومبر ۲۰۱۳ء کو شائع ہونے والی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ انتہائی کس مپرسی کی حالت میں مختلف کیمپوں اور دیگر مقامات میں زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ UNHCR کے مطابق ان میں سے صرف ۴۶ ہزار لوگ اقوام متحدہ کے اس کمیشن کے پاس رجسٹرڈ ہیں جو پانچ مختلف ممالک میں ان کی بنیادی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ باقی لوگ انتہائی پریشان کن حالات سے گزر رہے ہیں۔ ملک کے بیشتر علاقے سخت برف باری کی زد میں ہیں اور درجۂ حرارت منفی ۱۰ سینٹی گریڈ سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ سخت سردی کی اس لہر میں خیموں کے اندر زندگی گزارنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

بشار انتظامیہ کے مظالم پر احتجاج کرتے ہوئے، بڑی تعداد میں فوجی افسران اور سپاہیوں نے بھی فوج سے بغاوت کا اعلان کر دیا۔ علیحدگی اختیار کرنے والے افسران اور مختلف تنظیموں نے مسلح گروپ تشکیل دیے ہیں۔ سب سے پہلے لیفٹیننٹ کرنل حسین ہرموش فوج سے الگ ہوئے جس نے 'الاحرار بریگیڈ' کے نام سے ایک گروپ تشکیل دیا اور فوج میں اپنے دوستوں سے اپیل کی کہ حکومت سے الگ ہو جائیں اور ان کی تحریک میں شامل ہو جائیں۔ بعدازاں جیسے جیسے فوجی افسر بغاوت کر کے فوج سے نکلتے رہے، اپنا گروپ تشکیل دیتے رہے۔ یہی نہیں مختلف عالمی اور علاقائی طاقتوں